REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

الفضل

یوم یکشنبہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۸ احسان ۱۳۳۸ہش ۲۸ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۵۱

”اپنے اعلیٰ کردار اور نیک نمونے سے اپنے سکول کا نام روشن کرو“

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کو بعض بزرگان سلسلہ کی قیمتی نصائح

ربوہ ۲۷ جون۔ آج صبح بزرگان سلسلہ نے ایک خاص تقریب پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کو نہایت قیمتی اور زریں ہدایتوں سے نوازتے ہوئے انہیں اس امر کی تلقین کی۔ کہ وہ اپنے اعلیٰ کردار اور نیک نمونے سے اپنے سکول کا نام روشن کریں۔ یہ تقریب موسم گرما کی تعطیلات شروع ہونے سے قبل اس لئے منعقد کی گئی تھی۔ کہ تا طلباء پر یہ واضح کیا جائے۔ کہ انہیں یہ تعطیلات کس طرح گزارنی چاہئیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ۔ مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے طلباء سے خطاب کر کے مختلف پیرائے میں یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا۔ کہ چھٹیوں کا عرصہ ان کے لئے اس لحاظ سے ایک امتحان کی حیثیت رکھتا ہے کہ باہر لوگ ان کے اخلاق وعادات اور کردار و نمونہ سے ان کے سکول کے متعلق اندازہ لگائیں گے کہ وہ کس معیار کا ادارہ ہے۔ اس لئے طلباء کا فرض ہے کہ اس سکول میں جن خاص لائنوں پر ان کی تربیت کی۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

”رات نیند اچھی آگئی۔ آج بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے“

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ مری

(۱) مری ۲۶ رجون بوقت ۸ بجے صبح بذریعہ فون۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ آج بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۸ بجے صبح۔ مری ۲۶ رجون ۱۹۵۹ء

قاسم بھٹی کو تین سال قید سخت کی سزا

کراچی ۲۷ رجون۔ کل کراچی کی خاص فوجی عدالت نے قاسم بھٹی کو تین سال قید بامشقت کی سزا سنائی۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ اس کی دو لاکھ روپے تک کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ضبط کر لی جائے۔ قاسم بھٹی کے خلاف مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۲۷ اور ۱۹ کے تحت سمگلروں کے متعلق اطلاع چھپانے فوجی اور شہری حکام کو مطلع نہ کرنے اور سمگل کیا ہوا سامان یا ایسا سامان جس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ سمگل کیا ہوا ہے۔ اپنے قبضے میں رکھنے کے الزام میں خاص فوجی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔

قاسم بھٹی کو ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اور اس پر خاص فوجی عدالت میں ۲۰ اور ۲۵ مئی کے درمیان مقدمہ چلایا گیا تھا۔

مغربی پاکستان میں گندم کی خریداری

کراچی ۲۷ رجون۔ مغربی پاکستان میں اناج کی سرکاری خریداری تسلی بخش طور پر جاری ہے تازہ ترین اطلاع کے مطابق ۲۳ جون تک ایک تین لاکھ ۱۱ ہزار تین سو چار ٹن گندم خرید[illegible]

متروکہ مکانات اور دکانوں کی منتقلی کا کام اسی ماہ شروع ہو جائیگا۔

دعاوی کی تصدیق کا کام اس سال کے آخر تک ختم کرنے کی ہدایت

— جنرل اعظم کی تقریر —

لاہور ۲۷ رجون۔ جنرل محمد اعظم خان وزیر امور بحالیات نے کل کلیم افسروں اور ماتحت عملے کو ہدایت کی کہ دعاوی کی تصدیق کا کام اس سال کے آخر تک ختم ہو جانا چاہیئے۔ جنرل اعظم خان نے کہا کہ متروکہ جائدادوں کے منتقل کرنے کے لئے جو عارضی سکیم بنایا گیا۔ انہیں منتقل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کام تیزی سے کیا جائے۔ ہم نے بحالیات کے کام کو سب کاموں پر ترجیح دی ہے۔ اس کام میں کسی قسم کی رکاوٹ یا تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ خوش قسمتی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے۔ قاعدے اور ضابطے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ وہ رہنمائی کے لئے ہوتے ہیں۔

غلط بیانی کی سزا۔ جنرل اعظم خان نے کہا کہ جن لوگوں نے کرایوں کے بقایاجات یا دوسری سرکاری واجبات میں غلط بیانی کی۔ ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور غلط بیان دینے کی سزا تین سال قید بامشقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دعویداروں کو ہر قسم کی سہولتیں دینا چاہتی ہے۔ لیکن ان اشخاص کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ جو واجبات کی ادائیگی سے گریز کریں گے انہوں نے کہا کہ اس میں لوگوں کا اپنا مفاد ہے کہ وہ سرکاری واجبات کا رضاکارانہ طور سے اعلان کر دیں۔ متروکہ مکانات کی منتقلی کا کام جولائی میں شروع ہو جائے گا۔

ہو چکی ہے۔ پچھلے سال اس عرصہ میں دو لاکھ ۹۸ ہزار سات سو تیس ٹن گندم حاصل کی گئی تھی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۸ جون ۱۹۵۹ء

قربانی ضروری ہے

شاہی مسجد لاہور کے امام مولانا غلام مرشد صاحب کے متعلق اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ انہوں نے گزشتہ عیدالاضحیٰ کے خطبہ میں کہا ہے۔ کہ حکومت کو قربانیوں پر نگرانی کرنی چاہیئے۔ اور کہ قربانیوں کا روپیہ جمع کر کے کسی قومی کام میں صرف کرنا جائز ہے۔ جہاں تک ہم نے اس خبر کا مطالعہ کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نے یہ بات شائد اس لئے نہیں کی۔ کہ قربانیاں بالکل نہ کی جائیں اور کہ قربانیوں کی قیمت قومی کاموں میں خرچ کرنا فی الحقیقت جائز ہے۔ بلکہ انہوں نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ قربانیاں محض رسمی بن کر رہ گئی ہیں اور دولت مند لوگ محض نام و نمود کے لئے قربانیاں دیتے ہیں۔ چونکہ ایسی قربانیوں کا وہ دینی فائدہ نہیں ہوتا۔ جو ان سے مطلوب ہے۔ مولانا کی رائے میں ایسی قربانیاں مفید نہیں رہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ جو روپیہ قربانیوں پر خرچ ہوتا ہے۔ وہ کسی اور کام میں صرف کیا جائے ؛

لیکن ہماری رائے میں یہ استدلال بھی صحیح نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص دینی احکام پر عمل نہیں کرتا۔ اور اگر قوم کی قوم جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے دینی احکام پر صحیح معنوں میں عمل پیرا نہیں رہی۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم ان احکام کی صورت کو ہی تبدیل کر دیں۔ مثلاً آج اگر نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے احکام پر خلوص دل سے عمل نہیں ہو رہا۔ تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ان احکام کی ماہیت ہی بدل کر رکھ دی جائے ؛

ایک مصلح یا ایک راہ نما بے دین ایسی صورت میں لوگوں سے تنبیہاً یہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ ان احکام پر خلوص دل سے عمل نہیں کرتے۔ مثلاً جس خشوع وخضوع سے نماز ادا ہونی چاہیئے۔ عام طور پر اس خشوع وخضوع سے لوگ نماز ادا نہیں کرتے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایسی نماز سے نماز پڑھی ہی نہ جائے۔ اور ایسی زکوٰۃ دی ہی نہ جائے۔ یا ایسا حج کیا ہی نہ جائے۔ یا ایسا روزہ رکھا ہی نہ جائے۔ اگر کوئی ایسا کہتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ اب نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کے احکام بدل گئے ہیں۔ اور ان باتوں سے مسلمانوں کو چھٹی مل گئی ہے۔ بلکہ اس کی غرض سامعین کو غیرت [illegible] دلانا مقصود ہوتا ہے۔ اور ان کو جتانا ہوتا ہے کہ جو نمازیں تم پڑھتے ہو۔ یا جو روزے تم رکھتے ہو۔ یا جو حج تم کرتے ہو۔ یا جو زکوٰۃ تم دیتے ہو۔ چونکہ ان کا حق ادا نہیں کرتے۔ اس لئے ان کا کوئی فائدہ تم کو نہیں ہوتا۔ اگر ان احکام پر عمل کرنا چاہتے ہو۔ تو پھر پوری طرح عمل کرو۔ تاکہ تم کو ان کا فائدہ پہنچے۔ مثلاً نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فحشا اور منکر سے بچاتی اب اگر کوئی شخص نماز کی پابندی تو کرتا ہے۔ لیکن فحشا اور منکر سے نہیں بچتا۔ بلکہ ان میں بھی دوسروں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ منہمک رہتا ہے۔ تو ایک مذہبی راہ نما اس سے کہہ سکتا ہے کہ دیکھو نماز اگر پڑھتے ہو تو اس طرح پڑھو۔ کہ وہ واقعی تمہیں فحشا اور منکر سے بچالے ورنہ ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں

اس لئے اگر عوام قربانیوں سے وہ دینی فائدہ حاصل نہیں کرتے جس لئے مسلمانوں کو قربانیاں کرنی چاہئیں۔ تو ایک راہنما یہ نہیں کہہ سکتا کہ قربانیوں کی بجائے روپیہ دے دو۔ کیونکہ تم قربانیوں سے صحیح دینی فائدہ حاصل نہیں کر رہے البتہ تنبیہ کے طور پر وہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ تم قربانیوں سے وہ فائدہ نہیں حاصل کر رہے۔ جو ان سے ہونا چاہیئے۔ اس سے تو بہتر ہے۔ کہ جو روپیہ ایسی بے فائدہ قربانیوں پر ضائع ہوتا ہے۔ وہ جمع کر کے کسی قومی کام میں لگا دیا جائے۔ اس طرح کچھ نہ کچھ ثواب تو تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ اگر یہ بات تنبیہاً مولانا نے فرمائی ہے۔ تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان کے الفاظ کو کھینچ تان کر اس معنے میں نہ لیا جائے کہ گویا وہ قربانی کا حکم ہی بدل رہے ہیں۔ اور شرعاً قربانی کی جگہ اس کی قیمت ادا کر دینے کو کافی سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جو دینی فائدہ قربانی کا ہے۔ وہی فائدہ ان کی قیمت ادا کر دینے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ چونکہ مولانا نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ آجکل دولتمند لوگ محض نام و نمود کے لئے قربانیاں دیتے ہیں اس لئے آپ کے فرمودہ سے یہ مطلب نکالنا مشکل نہیں ہے۔ کہ آپ نے تنبیہاً ہی کہا ہوگا۔ ہمیں حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے اس لئے چاہیئے کہ مولانا ایک بیان جاری کریں اور اس مغالطہ کو دور کریں جو عام طور پر آپ کے اقوال سے پھیل گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی علمیت کے آدمی سے ہم امید نہیں کر سکتے۔ کہ انہوں نے جو کہا ہے اس کا فی الواقعہ یہ مطلب ہے کہ وہ قربانی کے شرعی احکام کو بدل دینا چاہتے ہیں۔ اور قربانی کا مطلب وہ صرف چند روپیہ صرف کرنا ہی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی نظر سے وہ حقیقی فوائد اوجھل ہیں۔ جو عیدالاضحیٰ کی قربانیوں میں مضمر ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ آج مسلمانوں پر جمود کا عالم طاری ہے۔ اور اول تو وہ شرعی احکام سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ بعض باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ تو وہ کما حقہ ایسا نہیں کرتے۔ اور ان سے انہیں وہ دینی فوائد حاصل نہیں ہوتے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ شریعت پر صرف ظاہرا طور پر عمل کرتے ہیں۔ ان سے کہا جائے کہ وہ واقعی یہ ظاہرا اعمال بھی چھوڑ دیں۔ قربانی کی طرح اور بھی بہت سے عمل ہیں۔ جن پر مسلمان عمل کرتے ہیں۔ خاص کر وہ اعمال جن میں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ عموماً دولت مند لوگ انہیں بڑے دھوم دھڑکے سے بجالاتے ہیں جیسا ختنہ عقیقہ۔ ولیمہ وغیرہ ایسے شرعی اعمال ہیں۔ جن میں دولت مند لوگ صرف نام آوری کے لئے بہت خرچ کرتے ہیں۔ ہم انہیں یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ضرورت سے زیادہ روپیہ خرچ نہ کرو۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ان باتوں پر ضرورت کی حد تک بھی روپیہ خرچ نہ کرو۔ شریعت نے یہ اخراجات جائز قرار دیئے ہیں۔ تو ان میں ضرور بڑی حکمتیں ہیں۔ جو بعض دفعہ خواہ ہماری سمجھ میں نہ بھی آئیں۔ اس لئے ان کاموں میں حسب توفیق خرچ کرنا لازمی ہے۔ اور جو لوگ انہیں بجالاتے ہیں۔ خواہ وہ ان کا فائدہ سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ انہیں دینی فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کے فعل سے ایک بڑا اجتماعی فائدہ تو یہی ہے۔ کہ کم از کم شریعت کی ظاہر صورت عوام میں قائم رہتی ہے۔ اہل علم حضرات کو کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ وہ ان باتوں میں عوام کی راہنمائی کریں۔ اور انہیں ان کے فوائد سمجھائیں۔ تاکہ وہ محض رسمی طور پر یہ اعمال بجا نہ لائیں۔ بلکہ شرعی حکم سمجھ کر اور ان حدود میں رہ کر جو شریعت نے مقرر کی ہیں بجالائیں۔ خاصکر قربانی میں تو ایسی کسی قسم کی تبدیلی سخت ناواجب ہے۔ جو فوائد قربانی میں مضمر ہیں۔ وہ ان کی قیمت ادا کرنے سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے۔ چاہیئے کہ ہمارے اہل علم حضرات صرف قربانی کے مسائل ہی نہ بیان کیا کریں۔ بلکہ قربانی کا جو حقیقی مقصد ہے وہ عوام وخواص کو سمجھائیں۔ تاکہ وہ ظاہری عمل کے ساتھ ساتھ اس کے باطنی فوائد کے حصول کے لئے بھی کوشش کریں۔ اور قربانی سے جو سبق ملتا ہے۔ وہ ان کے دلوں پر نقش ہو جائے جس سے بہت سے ایسے قومی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جن کے سامنے لاکھوں [illegible]

اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

کتاب سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ کا امتحان ۵ جولائی کو ہوگا

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اطفال الاحمدیہ کا امتحان کتاب سیرۃ مسیح موعود مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۵ جولائی ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہوگا۔

جن مجالس کی طرف سے ابھی امتحان میں شمولیت کی اطلاع نہیں آئی۔ براہ کرم فوری طور پر اطلاع دیں۔ کہ ان مجالس کی طرف سے کتنے اطفال امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ تا مرکز سے سوالات کے پرچے بھجوائے جاسکیں۔ ایسی اطلاعات ۳۰ جون تک دفتر کو بھجوا دی جائیں۔ اس امتحان میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اسلامی عبادات یعنی زکوٰۃ، روزے اور حج کی خصوصیات

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

زکوٰۃ

نماز فرض و نفل اور معیّن اور غیر معیّن کے بعد اب ہم زکوٰۃ کو لیتے ہیں۔ اس مسئلہ کو بھی قرآن کریم نے جس تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے اس کی مثال کسی اور کتاب میں نہیں ملتی۔ یوں تو بائبل میں بھی لکھا ہے۔ کہ دسواں حصہ زکوٰۃ دی جائے اور ہندوؤں میں بھی صدقہ و خیرات کی تعلیم ہے۔ لیکن ان میں وہ تفصیلات بیان نہیں کی گئیں جو اسلام نے پیش کی ہیں۔

(۱) اسلام سب سے پہلے یہ اصل بیان فرماتا ہے کہ تمام ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ یہ تعلیم پیش کرتا ہے للہ ملک السمٰوٰت والارض (مائدہ ع ۱۶ و عمران ع ۹) آسمانوں اور زمین کی حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے کسی انسان کو حاصل نہیں۔

(۲) دوسرا اصل اسلام یہ پیش کرتا ہے کہ تمام ملکیت اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کے لئے پیدا کی ہے

(۳) تیسرا اصل وہ یہ پیش کرتا ہے کہ ان سب بندوں کا حق سب ملکیت میں شامل ہے۔ جیسے شاملات دیہہ ہوتی ہے اور اس میں ہر ایک کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس ملکیت میں سب لوگ حصہ دار ہیں۔ مگر شاملات دیہہ میں تو بعض کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور بعض کا کم۔ خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے سب کا حق سب ملکیت میں مساوی قرار دیا ہے

ان تین اصول کے نتیجہ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام بنی نوع انسان کا تمام ملکیت میں حق ہے تو وہ اپنے حقوق کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں مثلاً امریکہ میں ایک پہاڑی ہے۔ جس میں ہمارا حصہ ہے۔ لیکن ہم ہندوستان میں رہتے ہیں۔ ہم اپنا حصہ نہیں لے سکتے امریکہ والوں نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس صورت میں ہم کیا کریں۔ اسلام اس مشکل کو حل کرنے کے لئے۔

(۴) چوتھا اصل یہ پیش کرتا ہے کہ چونکہ قبضہ اور عمل بھی ایک حق رکھتا ہے اس لئے قابض اور عامل کو کچھ زائد حق ملے گا۔ مثلاً امریکہ والوں نے اگر اس پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ کچھ شرائط کے ساتھ اس قبضہ کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور وہ شرائط یہ ہیں۔

اوّل:۔ جو قبضہ کرنے والے ہیں وہ تسلیم کریں کہ اس میں دوسروں کا بھی حق ہے۔

دوم:۔ جب ان کے پاس اپنے اصل حق سے زیادہ ہو تو وہ باقی حقداروں کے لئے ایک کیپیٹل لیوی ادا کریں۔ جس کی صورت یہ ہے کہ وہ اپنی آمد میں سے چالیس فیصدی حصہ دوسروں کے لئے نکال دیا کریں۔ اور یہ بھی ایک دفعہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ حکم ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ دینے کا تو سوال نہیں۔ صرف چالیس سال کے قبضہ میں ہر سال چالیسواں حصہ دے کر وہ چیز اصل حقداروں کی طرف لوٹ آئے گی۔ اور بعد کی آمد زائد آمد ہو گی۔ یہی وہ چیز ہے جسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔

(۵) پانچواں اصل اسلام نے یہ مقرر کیا ہے۔ کہ کوئی شخص مال کو روپیہ کی صورت میں جمع نہ کرے۔ بلکہ اسے چکر میں رکھے۔ تاکہ دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔

(۶) چھٹا اصل اسلام نے یہ مقرر کیا کہ باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی کے امراء، غرباء کی خبرگیری کے ذمہ وار ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر کوئی غریب باقی رہ جائیگا تو اسکی ذمہ داری تم پر ہو گی اور اسکے متعلق خدا تعالیٰ تم سے قیامت کے دن سوال کرے گا۔ احادیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے کہے گا۔ کہ میں تم پر بہت خوش ہوں اس لئے کہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری تیمارداری کی۔ بندے استغفار کرینگے اور کہیں گے۔ یا اللہ بھلا تو کہاں اور ہم کہاں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ تو بھوکا۔ پیاسا ننگا اور بیمار ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو! جب تمہارے پاس میرا ایک غریب بندہ آیا۔ اور تم نے اسے کھانا کھلایا تو گویا میں ہی بھوکا تھا۔ جسے تم نے کھانا کھلایا۔ اور جب تمہارے پاس میرا ایک غریب بندہ آیا اور وہ ننگا تھا اور تم نے اسے کپڑے پہنائے تو گویا میں ہی ننگا تھا جسے تم نے کپڑے پہنائے اور جب میرا کوئی بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ پیاسا تھا۔ اور تم نے اسے پانی پلایا تو گویا میں ہی پیاسا تھا جسے تم نے پینے کو دیا اور جب میرا کوئی بندہ بیمار ہوا۔ اور تم اس کی عیادت کے لئے گئے۔ تو گویا وہ بیمار میں ہی تھا۔ جس کی تم نے عیادت کی۔ پھر اللہ تعالیٰ بعض اور بندوں سے مخاطب ہو گا اور ان سے کہے گا کہ دیکھو میں بھوکا تھا مگر تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ مگر تم نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں ننگا تھا مگر تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ میں بیمار تھا مگر تم نے میری عیادت نہ کی۔ اس پر وہ کہیں گے کہ خدایا ایسا کب ہوا۔ تو تو بڑی شان والا ہے۔ اور تو بھوک اور پیاس اور بیماری اور ننگے ہونے سے پاک ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب تمہارے پاس میرے غریب بھوکے، پیاسے، ننگے اور بیمار بندے آئے۔ اور تم نے ان کی خبرگیری نہ کی تو گویا میری ہی خبرگیری نہ کی۔ اس لئے جاؤ اور اب اس کی سزا برداشت کرو پس صرف زکوٰۃ کا ہی سوال نہیں۔ اگر زکوٰۃ دینے کے بعد بھی کوئی غریب نظر آتا ہے۔ تو اسلام اس کی خبرگیری کرنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیتا ہے۔

(۷) پھر اسلام نے مختلف غلطیوں کا کفارہ غرباء کی مدد کی صورت میں مقرر کیا ہے۔ بعض مقامات پر غلاموں کی آزادی ضروری قرار دی ہے اور بعض جگہ انہیں کھانا اور لباس وغیرہ دینا کفارۂ گناہ کے طور پر لازمی قرار دیا ہے

(۸) اس کے علاوہ اسلام نے ہر عبادت پر غرباء کا حق مقرر کیا ہے مثلاً فرمایا۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ تو غریبوں کو کھانا بھی کھلاؤ۔ عید آ رہی ہے۔ تو غرباء کے لئے بھی صدقہ دو۔ حج کے لئے چلے ہو تو غرباء کا بھی خیال رکھو۔

(۹) فتوحات حاصل ہوں تو اس وقت بھی اسلام نے غرباء کے حقوق کو نظرانداز نہیں کیا بلکہ اموال میں ان کو بھی حصہ دار قرار دیا ہے۔

(۱۰) پھر بچہ کی پیدائش ہو تو حکم دیا کہ عقیقہ کرو اور غریبوں کو کھانا کھلاؤ۔

(۱۱) شادی پر حکم دیتا ہے کہ ولیمہ کرو اور غریبوں کو کھانا کھلاؤ۔

(۱۲) کسی کی وفات ہو جائے تو حکم دیا کہ تقسیم ورثہ کے علاوہ میّت کے مال میں سے کچھ یتیموں کو بھی دو۔

(۱۳) ہر نئی فصل یا نئے پھل کے پیدا ہونے پر غرباء کا حق مقرر کیا اور حکم دیا کہ وا توا حقہ یوم حصادہ (انعام ع ۱۷) آم، انگور، گیہوں، ماش اور کپاس غرض جو بھی چیز اپنے گھر لاؤ اس میں سے پہلے غرباء کا حق نکالو اور پھر اپنے استعمال میں لاؤ۔

غرض ہر اہم موقعہ پر اسلام نے غرباء کے حقوق کو مدنظر رکھا ہے اور یہ ایک ایسی خصوصیّت ہے جس کی مثال اور کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ دنیا کا کوئی مذہب نہیں جس نے اس عبادت کو اس طرح پیش کیا ہو۔ بلکہ ان کی تعلیموں میں اسلام کی تعلیم کا سواں حصہ بھی موجود نہیں۔

روزے

پھر روزہ ہے اجتماعی روزہ کسی اور قوم میں نہیں۔ چند روزے عیسائیوں میں ہیں اور وہ بھی نامکمل شکل میں۔ ہندوؤں میں بھی ایسے ہی روزے ہیں۔ پنڈت کہے گا۔ چولہے کی پکی نہیں کھاؤں گا۔ اور ادھر چھ سیر کچا دودھ پی جائے گا۔ اور پھر کہے گا۔ میرا روزہ ہے لیکن اسلام میں ایک مہینہ متواتر اور لگاتار روزے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ ہدایت ہے کہ صرف روزے ہی نہ رکھو بلکہ رمضان کے مہینہ میں خوب عبادتیں کرو۔ اور دعاؤں پر زور دو۔ بالخصوص رمضان کے آخری ہفتہ میں جس میں لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ پس روزہ میں بھی اسلام دوسرے مذاہب پر فضیلت رکھتا ہے۔

حج

اسلام کا ایک رکن حج ہے جو اجتماع قومی کا زبردست ذریعہ ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں حج فرض نہیں لیکن اسلام نے سال میں ایک دفعہ تمام صاحب استطاعت لوگوں کو ایک مرکز میں اکٹھا ہونے کا حکم دیا ہے۔ اس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جب امیر اور غریب۔ حاکم اور محکوم۔ عالم اور جاہل سب ایک جگہ اکٹھے ہوں گے تو وہ قومی ضروریات پر غور کرینگے۔ اپنی کمزوریوں پر نگاہ دوڑائیں گے اور انکو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح حج کے ذریعہ اسلام نے رنگ کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جس سے آگے قوم کی درستی ہوتی ہے اور وہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھا سکتی ہے۔ غرض عبادت کو لے لو یا زکوٰۃ کو لے لو یا روزہ کو لے لو یا حج کو لے لو سب میں اسلام نے بنی نوع انسان کو جو تعلیم دی ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے مذہب میں نہیں پایا جاتا ❊

سالانہ کوائف تعلیم الاسلام کالج

۱۹۵۸-۱۹۵۹ء

(۲)

المنار

کالج کے علمی و ادبی رسالہ المنار دوران سال جاری رہا۔ اسے کامیاب بنانے کے لئے اساتذہ اور طلبہ ہر طرح تعاون کرتے رہے۔ حصّہ انگریزی کے نگران مکرم سعید احمد رحمانی ایم۔اے اور حصّہ اردو کے نگران مکرم شیخ محبوب عالم خالد ایم اے ہیں۔

طلبہ میں سے حصّہ کے مدیر لطف الرحمٰن محمود اور حصّہ انگریزی کے مدیر رشید احمد ہیں۔

علمی و ادبی مشاغل

تعلیم الاسلام کالج کی علمی و ادبی مجالس دوران سال سرگرم عمل رہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

مجلس عمومی مجلس عمومی نے امسال بھی سابقہ روایات کو برقرار رکھا۔ اجلاس ہر ہفتہ منعقد ہوتے رہے۔ جن میں مندرجہ ذیل فضلاء نے طلبہ سے خطاب فرمایا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان نائب صدر عالمی عدالت انصاف، مکرم قاضی محمد اسلم صدر شعبہ فلسفہ کراچی یونیورسٹی، مسٹر تھیوڈور جو غبارے میں دنیا کا سفر کر رہے تھے۔ انکے علاوہ چند غیر ملکی طلبہ نے بھی اپنے ممالک کے حالات سنائے، مجلس عمومی کے زیر اہتمام ایک علمی مذاکرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مقامی علماء اور طلبہ نے حصّہ لیا۔

اس سال بھی ہمارے طلبہ مختلف کالجوں کے مباحثوں میں شریک ہوئے۔ مندرجہ ذیل طلبہ نے ان میں انعامات حاصل کئے۔

۱۔ ایس۔ ای۔ کالج کے انگریزی مباحثہ میں محمد اجمل غوری نے اوّل انعام حاصل کیا۔ اور عبد اللہ ابوبکر نے سوم۔ مجموعی لحاظ سے ہماری ٹیم اوّل رہی اور ٹرافی حاصل کی۔

۲۔ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے زیر اہتمام سرگودہا میں منعقد ہونے والے زونل انگریزی مباحثہ میں ہمارے کالج نے چیمپین شپ جیتی۔ اس میں ہمارے کالج کی نمائندگی اجمل غوری اور محمود کوثر نے کی۔ ان میں اجمل غوری اوّل اور محمود کوثر چہارم رہے۔

۳۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام لاہور میں منعقد ہونے والے مباحثہ میں منور احمد اوّل رہے۔

۴۔ ایس۔ ای۔ کالج بہاولپور کے مباحثہ میں منور احمد سوم رہے۔

۵۔ عبد السمیع نے گورنمنٹ کالج سرگودہا کے مباحثہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

۶۔ اسلامیہ کالج لائلپور کے مباحثہ میں منور احمد دوم رہے۔

امسال بھی ہمارے کالج کے انٹر کالجیٹ مباحثے نہایت کامیاب رہے ان مباحثوں میں شرکت کے لئے دور دور سے مقرر آئے انگریزی مباحثہ میں پندرہ کالجوں نے اور اردو مباحثوں میں سترہ کالجوں نے حصّہ لیا۔ مقررین کی اتنی بڑی تعداد ہمارے مباحثوں میں اس سے قبل کبھی شریک نہ ہوئی تھی۔ انگریزی کی ٹرافی لاء کالج لاہور نے اور اردو مباحثہ کی ٹرافی ایس۔ ای کالج بہاولپور نے حاصل کی۔ ہمارا کالج انعامات کے لئے مقابلہ میں شریک نہیں ہوتا۔

مجلس عمومی کے صدر مکرم خان نصیر احمد خان اور نائب صدر مرزا حنیف احمد ہیں۔

مجلس ارشاد

نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا اور اسے جامہ عمل پہنانے کی تلقین کرنا اس مجلس کے مقاصد میں سے ہے چنانچہ اس مجلس کے زیر اہتمام مکرم شیخ مبارک احمد مبلغ اسلام مشرقی افریقہ نے ایک تقریر کے دوران مبلغین اسلام کی مشکلات بیان کرتے ہوئے طلبہ کو اس امر کی تلقین کی کہ وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی ڈھالیں تا وہ اپنے عملی نمونہ سے اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں ممد و معاون ہوں۔

مکرم مولوی جلال الدین شمس نے فضائل قرآن بیان فرمائے اس مجلس کے صدر مکرم مولوی ابو العطاء ہیں۔

بزم اُردو

دیگر مجالس کی طرح بزم اردو کی سرگرمیاں بھی بدستور جاری رہیں۔ چنانچہ بزم اردو کے ماتحت امسال مولانا صلاح الدین احمد مدیر "ادبی دنیا" نے "محمد حسین آزاد کی نگارشات" پر ایک نہایت پر مغز مقالہ پڑھا۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی۔ ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی نے "اردو کے ادبی رسائل" پر طلبہ سے خطاب کیا۔ ڈاکٹر وزیر آغا ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی نے اردو کہانی میں طنز و مزاح کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔ اور اطالوی پروفیسر بارتنونی نے اردو زبان میں طلبہ سے خطاب کیا۔ ان کے علاوہ احسان دانش اور طفیل احمد ہوشیار پوری ایسے شعراء کے کلام سے بھی طلبہ محظوظ ہوئے اس مجلس کے نگران مکرم شیخ محبوب عالم خالد ایم اے ہیں۔

مجلس عربی

مجلس عربی کے زیر اہتمام مکرم ملک سیف الرحمٰن نے اسلامی فقہ اور اس کا مختصر تعارف کے موضوع پر اور مکرم سید عبد الحی نے اسلام اور تصوف کے موضوع پر بلند پایہ مقالے پڑھے جو بیحد پسند کئے گئے۔

اس مجلس کے زیر اہتمام طلبہ میں سے ضیاء الحق حمید احمد مبشر لطیف احمد قریشی اور بشیر احمد ریحان نے 'مسلمان اور جغرافیہ'۔ 'مسلمان فلاسفر اور مفکرین' 'اسلام کا نظریہ اجماع' اور 'جمع القرآن' پر مقالے پڑھے۔

مجلس عربی کے زیر اہتمام طلبہ میں صحیح تلاوت کا شوق پیدا کرنے کے لئے ربوہ کی تمام مقامی درسگاہوں کے طلبہ کے مقابلہ کا اہتمام کیا گیا۔

مکرم بشارت الرحمٰن ایم۔اے اس مجلس کے نگران ہیں۔

مجلس سائنس

مجلس سائنس کے زیر اہتمام مکرم مرزا منظور احمد ایم۔ایس سی نے Sex in plants کے موضوع پر۔ ڈاکٹر مشتاق احمد ایم۔ایس سی پی۔ایچ۔ڈی نے Role of Hydraulic Research in national activities اور مکرم ڈاکٹر ایم سی ورباش نے Old filter paper and modern Chemistry پر پُر مغز تقاریر فرمائیں۔ اس مجلس کے نگران مکرم حبیب اللہ خان ایم۔ایس سی ہیں

صحت جسمانی اور سپورٹس

مجلس سیاحت:۔ یہ کلب پاکستان یوتھ ہوسٹل ایسوسی ایشن سے باقاعدہ ملحق ہے اور پاکستان کی تشکیل سے قبل سے کوہ پیمائی اور دشوار گذار علاقوں میں سیاحت میں مشغول ہے عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے کلب نے رتی گلی آزاد کشمیر کے دشوار گذار اور برفانی راستے کو عبور کیا اور علاقہ کاغان کے عام رستے کو چھوڑ کر پہاڑوں کے اندر سے ہوتی ہوئی سیف الملوک پہنچی۔ اور بعض ایسے درے عبور کئے جو چودہ ہزار فٹ یا اس سے زیادہ بلند تھے۔ علاوہ ازیں کلب نے سالٹ رینج میں ٹمنی وغیرہ کے علاقے میں کوہ پیمائی کی۔

کلب نے امسال سردیوں میں سکیسر کی پہاڑیوں کی بھی سیاحت کی۔ کلب کے نگران مکرم چوہدری محمد علی ایم اے ہیں اور نائبین مرزا حنیف احمد اور شاہد احمد خاں ہیں۔

کشتی رانی

امسال بھی ہماری ٹیم پنجاب یونیورسٹی کے کشتی رانی کے مقابلوں میں چیمپین قرار دی گئی۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ گذشتہ کئی سال سے ہماری یونیورسٹی ٹیم کشتی رانی کے مقابلوں میں چیمپین رہتی چلی آرہی ہے۔ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے مقابلوں میں ہماری ٹیم اب دوسرے نمبر پر رہی ہے۔

باسکٹ بال

امسال ہماری باسکٹ بال ٹیم نے لائلپور زونل چیمپین شپ جیتی اور بعض اور مقابلوں میں اچھی پوزیشن حاصل کی۔ ہمارے کالج میں امسال ایک آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا اہتمام کیا گیا جس میں پولیس لاہور براورز کلب لاہور۔ وائی ایم سی اے لاہور، بمبئی سپورٹس کلب کراچی، نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور۔ فرینڈز کلب سرگودھا، لائلپور کلب، ٹی آئی کلب، زراعتی کالج لائلپور، گورنمنٹ کالج لائلپور اور ٹی۔ آئی کالج ربوہ کی باسکٹ بال کی ٹیمیں شریک ہوئیں۔ اس ٹورنامنٹ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پاکستان بھر کے منتخب چھ کھلاڑی اور پنجاب کے منتخب آٹھ کھلاڑی شریک ہوئے۔ کھیل کا معیار نہایت بلند رہا جو ربوہ اور اردگرد کے لوگوں کے لئے بیحد دلچسپی کا باعث بنا۔ انعامات محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے تقسیم فرمائے۔ یہاں باسکٹ بال کی مقبولیت کا سہرا مکرم نصیر احمد خاں کے سر ہے۔

فٹ بال

کالج کی فٹ بال کی ٹیم امسال یونیورسٹی کے فٹ بال کے زونل مقابلوں میں چیمپین رہی اور انٹر زونل مقابلوں میں تیسرے نمبر پر۔ ہماری ٹیم کے ایک کھلاڑی بشیر احمد پنجاب یونیورسٹی کی فرسٹ ٹیم کے لئے منتخب ہوئے

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب مرحوم کی بیماری کے حالات

اور ربوہ کیلئے اُن کا آخری سفر

مکرم میجر شمیم احمد صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی نے مورخہ ۵۹/۶/۱۹ کو بعد نماز جمعہ احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد میں جس میں بوڑھے جوان۔ بچے اور خواتین سب شامل تھے۔ تقریر کرتے ہوئے محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب مرحوم کی بیماری کے حسب ذیل حالات نہایت موثر طریق پر بیان فرمائے۔

عبدالحمید سکرٹری مجلس عاملہ انجمن احمدیہ کراچی۔ مکرم میجر شمیم احمد صاحب نے فرمایا۔

محترم چوہدری صاحب کی شدید بیماری کا احساس اس مرتبہ جلسہ سالانہ پر ہوا۔ اس لئے مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے تجویز فرمایا کہ مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب ملازمت سے استعفےٰ دے کر ان کے ہمراہ یورپ چلیں تا وہاں ان کا باقاعدہ علاج ہو سکے۔ لیکن مکرم چوہدری صاحب نے اسے منظور نہ کیا اور ملازمت سے استعفےٰ دیکر جانے کے لئے رضامند نہ ہوئے۔

فروری کے وسط میں ان کی بیگم صاحبہ کی شدید بیماری کی اطلاع لاہور سے آئی۔ محترم چوہدری صاحب اس وقت حیدرآباد میں اپنی ملازمت پر تھے۔ یہ اطلاع موصول ہونے پر وہ لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں انہیں ۱۶ فروری کی شب کو ایک بجے پیٹ میں نہایت سخت درد اٹھا۔ ڈاکٹر اکرم صاحب اور ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے معائنہ کیا۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے اسی وقت اس خدشہ کا اظہار کیا۔ کہ کہیں کینسر نہ ہو۔ ۱۶ فروری سے ۸ مارچ تک چوہدری صاحب لاہور میں مقیم رہے اور وہاں ان کا علاج ہوتا رہا۔

مارچ کے شروع میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کراچی تشریف لے گئے۔ اب مکرم چوہدری صاحب کو یہ کب گوارا تھا کہ حضور پر نور کراچی میں قیام فرما ہوں اور وہ خود لاہور میں صاحب فراش ہوں۔ اس لئے باوجود ڈاکٹروں کے منع کرنے کے اور گھر والوں کی مزاحمت کے وہ لاہور سے ۸ مارچ کو روانہ ہو کر کراچی پہنچ گئے۔ اسی دن حضور اقدس نے باوجود طبیعت ناساز ہونے کے جماعت کراچی کو ملاقات کا شرف بخشا تھا۔ چوہدری صاحب مرحوم اس ملاقات کے موقع پر موجود تھے دوسرے دن حضور پر نور کی واپسی تھی حضور کی واپسی کے بعد چوہدری صاحب کی صحت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور وہ کچھ دن کراچی میں ٹھہر کر ۱۵ مارچ کو حیدرآباد اپنی ملازمت پر تشریف لے گئے۔ وہاں انہیں بخار اور تھکاوٹ کی شکایت رہنے لگی۔ اور یہ تکلیف بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ ۲۲ مارچ کو کراچی واپس تشریف لے آئے۔ انہیں دنوں ان کا تبادلہ بھی حیدرآباد سے کراچی ہو گیا۔ اور انہوں نے کراچی کا چارج لے لیا۔ ۲۹ مارچ کو ڈاکٹر محمود الحق صاحب نے معائنہ کے بعد ہیپاٹائیٹس تجویز کیا۔ اور اس کا علاج شروع ہوا۔ لیکن چونکہ مرض میں کوئی فرق نہیں ہوا۔ اس لئے ۷ اپریل کو کرنل سرور صاحب کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ مرض کی صحیح تشخیص کے لئے ٹیسٹ ضروری ہیں۔ اس لئے اس غرض کے لئے آپ ۱۳ اپریل کو جناح ہسپتال میں داخل ہو گئے تقریباً ایک ہفتہ وہاں رہے۔ لیکن اس دوران میں طبیعت اور زیادہ خراب ہو گئی۔ مجبوراً جناح ہسپتال کو چھوڑ کر ۲۰ اپریل کو امریکن ہسپتال میں داخلہ لینا پڑا۔ ۲۰ اپریل سے ۲۲ مئی تک وہاں مختلف علاج ہوتے رہے۔ لیکن مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ۲۲ مئی کو حالت اس قدر نازک ہو گئی کہ ڈاکٹروں نے فوری طور پر خون دینے کا مشورہ دیا۔

اس امر کی اطلاع فوری طور پر جماعت میں کر دی گئی اور گو یہ اطلاع رات کے وقت دی اور سب تک یہ اطلاع پہنچ نہ سکی۔ لیکن پھر بھی ۵۰ سے زائد احباب جن میں بیشتر نوجوان تھے صبح ہی ہسپتال پہونچ گئے۔ ہسپتال والے اس نظارہ پر خود حیران تھے کہ ایک آدمی کے لئے خون دینے کو ۵۰ آدمی فوری طور پر کیسے جمع ہو گئے۔ ان میں سے چار یا پانچ کا خون جو موافق تھا لیا گیا۔ باقیوں کو اس بات کی حسرت تھی۔ اور وہ افسوس کر رہے تھے کہ ان کا خون کیوں نہیں لیا گیا۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ اس اخوت اور محبت کے نظارے صرف الٰہی جماعتوں میں ہی نظر آ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ جو باہمی الفت اور محبت ہم نے تمہارے دلوں میں ڈال دی ہے اگر تم خزانے بھی خرچ کرتے تو یہ چیز حاصل نہ کر سکتے۔

۲۵ مئی کو چوہدری صاحب مرحوم کی طبیعت قدرے بہتر تھی اسی دن مکرم صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب تشریف لائے۔ چوہدری صاحب برآمدہ میں بیٹھکر دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ البتہ بدن میں دردوں کی شکایت کرتے رہے۔ اور فرمایا کہ اگر یہ دردیں ہٹ جائیں تو میں کھڑا ہو سکتا ہوں۔

۲۶ مئی کی صبح طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ بے چینی اور غنودگی بڑھ گئی۔ ½۱۰ بجے ناشتہ کیا اور اس کے فوراً بعد تقریباً بے ہوشی طاری ہو گئی۔ شام کے وقت جسٹس خورشید زمان صاحب کلیکٹر کمشنر انہیں دیکھنے کے لئے تشریف لائے اس وقت بھی بے ہوشی کی کیفیت تھی۔ ڈاکٹروں نے اس دن صاف طور پر کہہ دیا کہ جگر اور گردوں کا فعل تقریباً بند ہو چکا ہے اس لئے کوئی امید نظر نہیں آتی۔

۲۷ مئی کو انہیں خون کی اجابتیں شروع ہو گئیں۔ اور اسی دن ۵ خون کی اجابتیں ہوئیں۔ ۲۸ مئی کو پھر خون دیا گیا جس سے طبیعت قدرے سنبھل گئی۔

۳۰ مئی کو طبیعت پھر بے حد خراب ہو گئی اور یکم جون کو سانس کی تکلیف شروع ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ دل پر بھی اثر ہو رہا ہے۔ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب کے ذمہ یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ روزانہ آخری ڈاک سے بیماری کے تفصیلی حالات مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں بھیجتے تھے اور ان سے مشورہ طلب کرتے تھے۔ اسی دن محترم چوہدری صاحب کی طرف سے خط موصول ہوا جس میں انہوں نے وہاں کے ماہرین ڈاکٹروں کی رائے تحریر فرمائی تھی۔ کہ یہ کینسر ہی ہے اور ان حالات میں مریض کو باہر بھیجنے کا خیال ترک کر دیا جائے۔ ۳ جون کو انہیں پھر خون کے ۴ دست ہوئے

۴ جون کو عام حالت اچھی معلوم ہوتی تھی۔ اس دن محترم شیخ بشیر احمد صاحب کے عہدہ کے بارہ میں اخباروں میں خبر شائع ہوئی تھی اس کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ اور ان کی تعریف کی

۵ جون کو پھر حالت خراب ہو گئی ۳۰ خون کے دست ہوئے۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ پھیپھڑوں پر اثر ہے اور دل پر بھی۔ ہچکی شروع ہو گئی۔

۶ جون کو حالت قدرے بہتر ہو گئی۔ اس دن مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو بار بار یاد کرتے رہے اور فرماتے رہے کہ وہ ابھی نہیں آئے۔

۷ جون کو حالت پھر خراب ہو گئی۔ اسی دن صبح کو جماعت کے انتخابات ہوتے تھے جس میں مجلس انتخاب نے مکرم چوہدری صاحب کو ہی اپنا امیر منتخب کیا تھا۔ اس کی اطلاع انہیں شام کے وقت کر دی گئی۔ جس پر فرمایا۔ اچھا۔

۸ جون سے ۱۲ جون تک کے ایام تشویشناک حالت میں گذرے۔ اس دوران میں پھر خون دیا گیا۔

۱۲ جون جمعہ کی شب کو حالت خطرناک تھی۔ اس لئے جماعت کے کئی دوست ہسپتال میں موجود رہے۔

۱۳ جون ہفتہ کے دن ایک بجے تک وہی حالت رہی۔ ۱ بجکر ۱۵ منٹ پر حالت خراب ہونی شروع ہوئی۔ سب رشتہ دار جو وہاں موجود تھے جمع ہو گئے۔ ۲ بجے تک تو وہ پہچان سکتے تھے۔ لیکن اس کے بعد نبض گرنے لگی۔ اور آنکھوں کی روشنی ختم ہونے لگی۔ بار بار ہاتھ اٹھاتے تھے ½۲ بجے لمبے سانس شروع ہوئے۔ اور ۲-۳۳ پر ایک لمبا آخری سانس لے کر جان جان آفریں کے سپرد کی انا للہ وانا الیہ راجعون

موسم کے پیش نظر یہ طے ہوا کہ جنازہ آج ہی چناب ایکسپریس سے لے جانا مناسب ہوگا۔ اس کے لئے قریباً ۳ بجے انتظامات شروع کئے گئے۔ انہیں گھر لانے۔ غسل دینے۔ بکس تیار کرانے۔ ریل وغیرہ اور اطلاعات دینے کے انتظامات فوری طور پر کئے گئے۔ ۷ بجے کوٹھی پر نماز جنازہ مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک کثیر تعداد احباب کے ساتھ ادا کیا۔ ۷-۱۰ پر جنازہ کوٹھی سے روانہ ہوا۔ بیشتر احباب موٹروں میں ہمراہ تھے۔

۷-۳۰ اسٹیشن پر پہنچے اور جنازہ ریل میں رکھا گیا۔ ان کی تعداد جس نے جنازہ کے ساتھ ربوہ جانا تھا ۱۵ تھی۔ جس میں رشتہ داروں کے علاوہ جماعت کی طرف سے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر۔ مکرم میجر شمیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری۔ اور سید مقبول محمود صاحب بطور نمائندے جنازہ کے ساتھ ان کے اس آخری سفر میں ہمراہ گئے۔

۱۴ جون اتوار کے دن جب گاڑی ربوہ پہنچی۔ تو ہزاروں کی تعداد میں احباب اسٹیشن پر جمع تھے۔ اس کی تفصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جنازہ اتار کر مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی پر لے جایا گیا۔ جہاں ربوہ کی خواتین پہلے سے جمع تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید ہی کوئی گھرانہ باقی رہ گیا ہو کہ جہاں کی خواتین وہاں موجود نہ ہوں۔ غم کے اس موقع پر بزرگوں۔ بھائیوں اور بہنوں کا اس کثرت سے جمع ہو کر غم میں شریک ہونا اس باہمی الفت کی یاد تازہ کر رہا تھا۔ جس کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ ۸-۱۵ پر نماز جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے مکان کے سامنے والے وسیع میدان میں پڑھائی۔ جس میں دور و نزدیک کے ہزارہا احباب شریک ہوئے۔ تفصیل اخبار الفضل مورخہ ۱۶ جون میں شائع ہو چکی ہے۔ حضرت میاں صاحب موصوف نے جنازے کو دور تک کندھا دیا۔ نیز جنازے کے ہمراہ مقبرہ بہشتی بھی تشریف لے گئے اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں موجود رہے۔ اور خاص اپنی نگرانی میں تدفین مکمل کرائی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے محترم چوہدری صاحب مرحوم کی نمایاں خدمات کے پیش نظر آپ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ ۹-۸ پر نعش کو لحد میں اتارا گیا جس میں حضرت چوہدری نصر اللہ خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کے افراد کے علاوہ خود حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے بھی حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر آپ نے دعا کرائی۔

(باقی نکتہ پر)

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں تربیتی اجلاس

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کیلئے اجتماعی دعا و صدقہ

محترم قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر اور مکرم مولانا چراغ الدین صاحب انچارج مربی کی آمد کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا۔ محترم قاضی صاحب نے نہایت درد بھرے لہجہ میں جماعت کے دوستوں کو نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے اور نوجوانوں کو خصوصیت سے احمدیت کا سچا اور حقیقی رنگ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

نیز فرمایا مومن کا حسن اس کا عمدہ عقیدہ ہے عمدہ اخلاق ہیں اور اعمال صالح ہیں۔ اس کا احسان ہم جلیسوں سے عمدہ سلوک ہے۔ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا ادب۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور اس سے محبت۔ خدا کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد علیہ السلام سے اخلاص اور اتباع اور فرمانبرداری۔ غریبوں اور محتاجوں اور ماتحتوں سے عدل انصاف اور شفقت ہو۔ آخر میں آپ نے مالی قربانی اور مرکز سلسلہ کے ساتھ وابستگی پر زور دیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی چراغ الدین صاحب نے جماعت کے مردوں اور مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمت کا شکریہ ادا کرو گے تو میں تم کو اور بھی نعمتیں دوں گا لئن شکرتم لازیدنکم میں اس نعمت کا شکریہ اس طرح ادا کیا جاسکتا ہے کہ ہم نظام سلسلہ کی ہر طرح پابندی کریں اور آپس میں اخلاص اور محبت اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ رہیں۔

آخر میں خاص طور پر مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان کو اپنی اولادوں کی خاص طور پر تربیت کرنی چاہیئے۔ اور ہر روز صبح ان کو قرآن مجید پڑھانا چاہیئے اور دن کے کسی حصہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی ایک کتاب مثلاً کشتی نوح پڑھانی چاہیئے۔ کیونکہ آگے چل کر قوم کا بوجھ انہی کے کندھوں پر پڑنے والا ہے

اجلاس کے اختتام پر محترم قاضی صاحب نے تمام جماعت کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور سلامتی کے لئے ایک لمبی دعا کرائی۔ اور دوسرے دن ایک بکرا بطور صدقہ دیا گیا۔ (عبدالمالک شاہد مربی ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

احمدی طلباء کے لئے نمونہ

گھڑی کے لئے جمع کی ہوئی رقم مسجد جرمنی کے لئے ادا کر دی گئی

مقام مسرت ہے کہ جماعت کا نوجوان طبقہ بھی مساجد ممالک بیرون کے لئے کوشاں ہے۔ اور بعض نمونے ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ زیبائش و آرائش کے سامان کو قربان کرتے ہوئے تعمیر مساجد کے چندہ کو مقدم رکھا گیا ہے۔ مثلاً تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم محمد داؤد صاحب سیکنڈ ایئر مسجد فرانکفورٹ کے لئے ۱۵۰/- روپے کا وعدہ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"جب سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسجد فرانکفورٹ (جرمنی) کے چندہ کے لئے اعلان ہوا ہے۔ تو اس وقت سے میں نے اپنے ماہوار خرچ سے بچائی ہوئی رقم کو (جو کہ گھڑی خریدنے کے لئے جمع کر رہا تھا) مسجد میں دینے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ سو میں اپنے والد محترم چوہدری فقیر اللہ صاحب آڑھتی غلہ منڈی سانگلہ ہل کی جانب سے مبلغ ایک صد پچاس روپیہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ مبلغ ۷۵/- روپے میں نے ادا کر دیئے ہیں۔ اور چند دنوں تک مبلغ پچاس روپے اور ادا کروں گا۔ اسی طرح کچھ عرصہ بعد بقایا رقم ادا کر دوں گا ......"

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور اپنی جناب سے اس قابل رشک قربانی کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے بھائی چوہدری ضیاء الدین احمد۔ عزیزہ منصورہ باجوہ صلاح الدین شمس۔ جلال الدین احمد۔ سعید احمد انور ساجد شاہد اور دوست مکرم بشیر الدین علی الترتیب ایل ایل بی فائنل۔ ایم ایم بی ایس فائنل اور انجنیئرنگ فائنل کا امتحان دے چکے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد منیر بی اے کراچی)

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی وفات پر

جماعت احمدیہ رنگون کا تعزیت نامہ

رنگون (بتوسط وکالت تبشیر) محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کی وفات پر مبلغ برما مکرم منیر احمد صاحب عارف نے جماعت احمدیہ رنگون کی طرف سے حسب ذیل تعزیت نامہ ارسال کیا ہے:۔

"مورخہ ۱۴ جون جماعت احمدیہ رنگون کے ہفتہ وار اجلاس میں یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سُنی گئی کہ اسلام احمدیت کے ایک سچے فدائی اور سلسلہ کے مخلص خادم محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مورخہ ۹ جون کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔ جماعت رنگون کا یہ اجلاس آپ کی وفات پر آپ کے صاحبزادگان اور دیگر افراد خاندان سے دلی غم اور صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کو اعلےٰ علیین میں مقام بخشے۔ نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین۔" (منیر احمد عارف۔ رنگون)

امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء اور ان کے سرپرست حضرات

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ سکیم بابت تعمیر مساجد ممالک بیرون کے مطابق ضروری ہے کہ ہر خوشی کے موقعہ پر چندہ مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء اور ان کے سرپرست صاحبان کو مبارکباد عرض کرنے کے بعد اس اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جہاں اپنی دلی خوشی کے اظہار کے لئے مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں وہاں ابدی خوشی حاصل کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ممالک بیرون میں مساجد تعمیر کروانے میں بھی بطور شکرانہ حصہ لیں۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان میاں جان محمد صاحب ڈپٹی (سابق سیکرٹری مال) ضلع گوجرانوالہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے جو باوجود کوشش کے نہیں مل سکا اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب سے درخواست ہے کہ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اطلاع دیں یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب خاکسار کے خسر مکرم حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی کی وفات پر احباب کی طرف سے اس قدر تعزیتی خطوط موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں کہ بوجہ اپنی صحت کی خرابی کے خاکسار کے لئے فرداً فرداً ان کا جواب دینا مشکل ہو رہا ہے۔ لہٰذا میں ان تمام احباب کا جنہوں نے بذریعہ خطوط یا بالمشافہ میرے اور میری بیوی سے اظہار تعزیت و ہمدردی فرمایا ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دلجوئی اور غمگساری کے صلہ میں ان پر بھی فضل فرمائے اور ان کے غموم و ہموم کو بدلی براحت و شادمانی فرمائے۔ خاکسار قاضی عبدالرحمٰن (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ولادت خاکسار کے برادر اکبر مکرم رائے خان محمد صاحب سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۹ جون ۵۹ء کو ۹ برس کے بعد پہلا لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام سمیع اللہ خاں تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر۔ نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں (رائے شمشیر خاں جوئیہ کارکن دفتر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

امتحان پولیس سروس آف پاکستان ۱۹۵۹ء فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے زیر انتظام امتحان مقابلہ سوموار ۲۱-۹-۵۹ سے کراچی لاہور۔ ڈھاکہ میں ہوگا۔ قواعد و فارم درخواست ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیج کر دفتر فیڈرل پبلک سروس کمیشن کراچی لاہور۔ ڈھاکہ سے یا ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے طلب کریں۔ مکمل درخواستیں ۲۰-۷-۵۹ تک بنام سیکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن انکل روڈ کراچی ارسال ہوں۔

(پ ٹ ۲۴-۶-۵۹) (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

کراچی کے چیف کمشنر کا عہدہ ختم کردیا گیا، ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جائیگا

ایڈمنسٹریٹر کا منصب ڈویژنل کمشنر کے اور اختیارات سابق چیف کمشنر کے برابر ہونگے

کراچی ۲۷ جون ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نے کراچی کے چیف کمشنر کے عہدے کو ختم کرکے اس کی جگہ ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ بنایا ہے ۔

یہ نیا عہدہ مغربی پاکستان کے ڈویژنل کمشنروں کے عہدے کے برابر ہوگا۔ البتہ ان کے اختیار کراچی کے سابق چیف کمشنر کے اختیارات کے برابر ہوں گے یاد رہے کہ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مختلف مرکزی وزارتوں کے جو اختیارات چیف کمشنروں کو دئے گئے تھے ۔ وہ واپس ان وزارتوں کو مل جائیں گے یہ خبر صحیح نہیں ہے ۔

چیف کمشنر کراچی مسٹر این ایم خان کے متعلق معلوم ہوا ہے ۔ کہ انہیں صدر کے سیکرٹریٹ میں ترقی کے منصوبوں کے متعلق شعبہ کا سربراہ مقرر کیا جائے گا ۔ اس شعبہ کے قیام کا اعلان کل کیا گیا تھا ۔

یہ شعبہ منظور شدہ منصوبوں پر درآمد کی نگرانی کرے گا ۔ اور ان کے اخراجات کے تخمینے اور اصل خرچ وغیرہ کی دیکھ بھال کرے گا ۔ این ایم خاں کے جانے کے بعد کراچی میں ایڈمنسٹریٹر مقرر کردیا جائے گا

سابق وزیر دفاع مسٹر کھوڑو ضمانت پر رہا کر دئے گئے

کراچی ۲۷ جون پاکستان کے سابق وزیر دفاع مسٹر محمد ایوب کھوڑو کل کراچی سنٹرل جیل سے ضمانت پر رہا کر دئے گئے ۔

آج صبح مسٹر کے ایم مرزا سپیشل جج انسداد رشوت ستانی نے انہیں فریب دہی کے مقدمے میں ایک لاکھ روپے کی شخصی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیدیا تھا ۔ مسٹر غلام محمد داسن نے جو ضلع سانگھڑ کے بڑے زمیندار ہیں ۔ ان کی ضمانت دی ۔ یاد رہے مسٹر کھوڑو کو چور بازاری کرنے کے مقدمے میں سپریم کورٹ نے ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا تھا ۔ اور کل چیف کمشنر کراچی نے حکم دیا تھا کہ وہ دو دو لاکھ کی دو شخصی ضمانتیں پیش کریں ۔

تعلیمی اعداد و شمار کی کانفرنس ۲۹ جون کو منعقد ہوگی

لاہور ۲۷ جون ۔ مغربی پاکستان کے تعلیمی بیورو نے تعلیمی اعداد و شمار کے متعلق اپنے دفتر واقع ۱۰۹ کالج روڈ پر ۲۹ جون سے یکم جولائی تک ایک کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ کانفرنس میں محکمہ تعلیمات کے شعبۂ شماریات کے علاقائی افسر اور بیورو ڈائریکٹر شریک ہونگے نمائندگان یونسکو کے بین الاقوامی تعلیمی معیار کی توثیق کے لئے اعداد و شمار جمع کرنے کے واسطے ذرائع اور مسائل مرتب کریں گے ۔ یونسکو کے تعلیمی شماریات کے ماہر ڈاکٹر جان اے کیٹس بھی کانفرنس میں شریک ہوں گے ۔

بین الاقوامی ترقیاتی فنڈ ایسوسی ایشن کے قیام کی تجویز

کراچی ۲۷ جون معلوم ہوا ہے کہ جب آئندہ ستمبر میں واشنگٹن میں عالمی بنک کی سالانہ کانفرنس میں امریکہ بین الاقوامی ترقیاتی فنڈ ایسوسی ایشن کے قیام کی تجویز پیش کریگا تو توقع ہے کہ پاکستان کا بین الاقوامی ترقیاتی فنڈ اس تجویز کی حمایت کریگا ۔ تجویز کا مقصد ہے کہ مختلف ممالک کی حصہ داری سے زیر ترقی ممالک کی امداد کے لئے ایک بین الاقوامی فنڈ قائم کیا جائے ۔ تاکہ یہ ممالک اس فنڈ سے مدد حاصل کرسکیں اور اس امداد کو چھوڑ سکیں جو بعض ممالک سے دوگونہ انتظامات کے تحت لی جاتی ہے پاکستان اسکی تجویز اس وجہ سے کریگا کہ زیر ترقیاتی ممالک کے لئے امداد کا ایک اور ذریعہ پیدا ہو جائے ۔

مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب کی بیماری کے حالات

(بقیہ صفحہ ۵)

مکرم میجر شمیم احمد صاحب نے فرمایا کہ محترم چوہدری صاحب نے اس بیماری کے دوران میں کبھی بلا واسطہ خود مایوسی کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ ہر آنے والے کو دعا کے لئے تاکید فرماتے رہے ۔ میجر صاحب نے فرمایا کہ جب بھی چوہدری صاحب مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوتے اکثر وہ انہیں تبسم کرتے پاتے ۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہر آن باوضو رہنے کی کوشش کرتے تھے ۔ خیال ہے کہ انہیں ایک ہفتہ قبل اپنی تشویشناک حالت کے بارہ میں یقین ہوگیا تھا اس لئے وہ اکثر فرماتے تھے کہ مجھے بے بے جی کے پاس جانے دو ۔ پھر انہیں دنوں انہوں نے اپنے فرزندگان کو بلاکر پیار کیا اور انہیں نصیحت کی کہ آپس میں محبت و پیار سے رہنا اور اپنی ماں کی خدمت کرنا ۔ پھر ان کی والدہ صاحبہ کو بلاکر انہیں بھی نصیحت کی کہ بچوں کا خیال رکھنا اور انہیں محبت اور پیار سے رکھنا ۔

میجر صاحب نے فرمایا کہ اس تمام بیماری کے دوران میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے محترم چوہدری صاحب کی تیمارداری اور دیگر ہر قسم کی خدمات بجالانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا ۔ وہ شب و روز تن من دھن سے ان کی خدمت کا حق بجالاتے رہے ۔ محترم چوہدری صاحب کا یہی معمول تھا کہ وہ روزانہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب اور مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب کے بارہ میں خصوصیت سے دریافت فرماتے ۔ اور اگر اتفاق سے کبھی ان میں سے کوئی نہ آتا یا دیر سے آتا تو پوچھتے کہ وہ اب تک کیوں نہیں آئے ؟ مکرم میجر صاحب نے اس امر پر افسوس کیا کہ باوجود دلی خواہش کے وہ اپنے وقت کا زیادہ سے زیادہ حصہ محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر رہتے ۔ لیکن وہ آخری گھڑیوں میں ان کے پاس موجود نہ تھے ۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب اس وقت وہاں موجود تھے ۔ اور آخری خدمت انہوں نے ہی سرانجام دی ۔

مختلف اوقات میں جو خون دینے کی ضرورت پیش آئی ۔ اس کے لئے ۱۵۰ سے زائد نوجوانوں نے اپنے تئیں پیش کیا ۔ جن کا خون ٹیسٹ کیا گیا ان میں سے بیس کا خون لیا گیا جو کہ تقریباً ۔ احباب جماعت نے محترم چوہدری صاحب کے لئے جو دعائیں کیں ۔ اور وہ تمام احباب جنہیں کسی نہ کسی رنگ میں ان کی خدمت اور تیمارداری کا موقعہ ملا ۔ وہ سب قابل شکریہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ اسی طرح کرنل محمود صاحب جن سے قدم قدم پر مشورہ لیا گیا اور ان کے مفید مشوروں سے فائدہ اٹھایا گیا ۔ قابل شکریہ ہیں ۔ نیز ان کے فرزندگان کا نمونہ بھی قابل قدر ہے ۔ جنہوں نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت بجالانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور خدمت کا پورا حق ادا کیا ۔ ساری ساری رات وہ ان کے پاس کھڑے کھڑے گذار دیتے ۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی آرام نہ کرتے ۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جماعت احمدیہ کراچی کی اس سعی پر اظہار اطمینان فرمایا ۔ کہ اس قدر جلد جلد انتظامات مکمل کرکے جنازہ کو اسی دن ۳-۴ گھنٹے کے اندر اندر ربوہ بھجوا دیا گیا ۔

مکرم میجر صاحب کی یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی ۔ تقریر اس قدر درد انگیز تھی کہ حاضرین میں سے اکثر کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے ۔ بچے تک رو رہے تھے اور یہی حال خواتین کا تھا ۔

آخر میں مکرم میجر صاحب نے فرمایا کہ محترم چوہدری صاحب کو زندہ رکھنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ جماعت کراچی اخلاص ۔ قربانی اور تنظیم میں پہلے سے بڑھکر نمونہ دکھائے ۔ خلافت سے وابستگی ۔ قربانی اور اخلاص کی روح جماعت میں زندہ رکھنے کے لئے محترم چوہدری صاحب آخر دم تک جدوجہد کرتے رہے ۔ پس اگر ہم ان کی روح کو خوش رکھنا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ جس مقام پر محترم چوہدری صاحب نے جماعت کو قائم کیا تھا اس کا قدم اس مقام سے نیچے نہ گرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی جائے اور بالآخر اس مقصد کو حاصل کرے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا تھا ۔ آمین ثم آمین

درخواست دعا

بندہ نے اپنی بیوی کو میو ہسپتال لاہور میں مورخہ ۸/۵/۵۹ کو برائے علاج داخل کروایا تھا ۔ مورخہ ۲۲/۵/۵۹ کو اپریشن ہوا ۔ کل مورخہ ۲۱/۶/۵۹ کو ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ دوبارہ اپریشن ہوگا ۔ مریضہ بہت ہی کمزور ہو چکی ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دوبارہ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے ۔ (نصر اللہ خان مدرس سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] ضلع گوجرانوالہ)

اسکولوں میں اردو اور کالجوں میں انگریزی کو ذریعہ تعلیم رکھنے پر زور

موجودہ زمانہ کی ضروریات اردو سے پوری نہیں کی جا سکتیں۔ ڈاکٹر نذیر احمد کی تقریر

لاہور ۲۷ جون۔ ڈاکٹر نذیر احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نے ان طلبہ کے لئے مزید ریفریشر کورس منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا جو کالجوں میں سائنس کا مضمون لیتے ہیں تاکہ اردو کے بجائے انگریزی میں جو تعلیم شروع ہو جاتی ہے اس سے پیدا ہونے والی مشکلات کم ہو سکیں۔

وہ گورنمنٹ کالج ہائیر سیکنڈری سکول گوجرانوالہ میں ریفریشر کورس کا افتتاح کر رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ سکولوں میں ذریعہ تعلیم اردو ہی ہونا چاہئے کیونکہ انگریزی کی صورت میں طلبہ کی کثیر تعداد اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتی جو انہیں پڑھایا جاتا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ تعلیم اسی زبان میں دی جائے جسے کثیر تعداد سمجھتی ہو۔ لیکن کالجوں میں ذریعہ تعلیم انگریزی ہی ضروری ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اردو کی ترقی میں کچھ وقت لگے گا۔ اور فی الحال ہم مختلف سائنسوں کی اعلیٰ تعلیم انگریزی ہی میں دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انگریزی کا پڑھانے اور سکھانے کے طریقے میں ہماری ضروریات اور مخصوص حالات کے مطابق تبدیلی ہونا چاہیئے۔ لہجہ بہتر کرنے پر غیر ضروری زور دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طلبہ انگریزی سیکھنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔ ان کی رائے میں زبان کی باریکیوں پر زور دینے کے بجائے مضمون اور مافیہ پر زور دینا چاہیئے۔ ڈاکٹر نذیر نے امید ظاہر کی کہ تھوڑے عرصہ میں کالجوں میں انگریزی کی جگہ اردو لے لیگی۔ لیکن ہم کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس عبوری دور میں ہم عملی مقاصد کے لئے انگریزی کی زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں۔

سالانہ کوائف تعلیم الاسلام کالج

بقیہ صفحہ ۴

اتھلیٹکس یونیورسٹی کے اتھلیٹکس کے مقابلوں میں کالج کے طالبعلم مبارک احمد نذیر ہائی جمپ میں دوم اور پول والٹ میں سوم آئے۔ انٹر یونیورسٹی مقابلوں میں وہ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے شریک ہوئے اور ہائی جمپ میں سوم رہے۔

والی بال والی بال میں ہماری ٹیم کے ایک کھلاڑی بشیر احمد پنجاب

پنجاب یونیورسٹی کی والی بال ٹیم کے لئے منتخب ہوئے۔

بالآخر میں بی۔اے اور ایس سی۔ کے امتحانات میں کامیاب رہنے اور انعامات حاصل کرنے والے طلبہ سے کہوں گا کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ تمہیں تمہاری کامیابیاں مبارک ہوں۔ مگر یہ کامیابیاں محض ابتدائی نوعیت کی ہیں۔ ان کامیابیوں کو اصل مقصد کے حصول کا ایک وسیلہ سمجھو ان کی وجہ سے اصل مقصد کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دو۔

خدا تعالیٰ کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی اور تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں مقبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل .... ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو .... اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" خدا تعالیٰ ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین

نہری پانی کے تنازعہ کے سمجھوتہ کی امید

بوسٹن ۲۷ جون۔ اخبار کرسچن سائنس مانیٹر نے امید ظاہر کی ہے کہ وادی سندھ کے دریاؤں کی ترقی کے لئے پاکستان ہندوستان اور عالمی بنک کے درمیان ایک مشترکہ منصوبہ پر سمجھوتہ ہو جائے گا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبا کو زرین نصائح

بقیہ صفحہ اوّل

گئی ہے اس کا وہ باہر جا کر بھی نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں تا ان کے اعلیٰ کردار اور ان کے نیک ہونے سے ان کے ادارے کا نام روشن ہو۔ اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء ہونے کی حیثیت میں ان پر جو بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو ادا کر کے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بھی سرخرو ہو سکیں۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی نے ادا فرمائے۔ آخر میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے طلبا پر زور دیا کہ وہ ان بیش قیمت نصائح پر حقہ عمل کر کے اپنی زندگیوں کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید بنائیں۔

بعد ازاں دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جو محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے کرائی۔

ضروری اعلان

الفرقان کا جون و جولائی اکٹھا شائع ہو رہا ہے۔ اس میں نہایت عمدہ اور نادر قیمتی مضامین چھپ رہے ہیں۔ کاغذ کا پرمٹ دیر سے آنے کے باعث یہ التواء ہوا ہے۔ خریدار حضرات ذرا اور انتظار فرما دیں۔

یہ رسالہ آٹھ جولائی کو ربوہ سے پوسٹ ہوگا۔ انشاء اللہ

(مینیجر الفرقان ربوہ)

اعانت الفضل محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ آف ننلانہ نے اپنی لڑکی کی شادی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ خوشی مبارک کرے۔

(مینیجر الفضل)